Al-Mīthāq *(Research Journal of Islamic Theology)*
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 03, **Issue** 03, October-December 2024, **PP**: 37-44
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

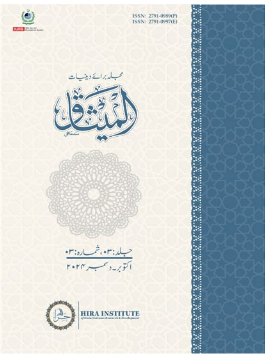

انسانی دودھ کے بینک کے قیام کا شریعت اسلامیہ کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

A Research Review of Human Milk Bank in the Light of Islamic Sharīʻah

1. Dr. Khawaja Saif ur Rehman khawajasaifurrehman@cvuas.edu.pk	*Lecturer, Cholistan University of Veterinary & Animal Sciences, Bahawalpur.*
2. Dr. Tanveer Akhtar tanveerakhtar@cvuas.edu.pk	*Lecturer, Cholistan University of Veterinary & Animal Sciences, Bahawalpur.*
3. Dr. Samina Anjum saminaanjum@cvuas.edu.pk	*Lecturer, Cholistan University of Veterinary & Animal Sciences, Bahawalpur.*

How to Cite:	Dr. Khawaja Saif ur Rehman, Dr. Tanveer Akhtar and Dr. Samina Anjum. 2024: "A Research Review of Human Milk Bank in the Light of Islamic Sharīʻah". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 3 (03): 37-44.
Article History:	**Received**: 03-10-2024 · **Accepted**: 20-11-2024 · **Published**: 05-12-2024
Copyright:	**©The Authors**
Licensing:	This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.
Conflict of Interest:	Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

Publisher

HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

انسانی دودھ کے بینک کے قیام کا شریعت اسلامیہ کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

A Research Review of Human Milk Bank in the Light of Islamic Sharīʻah

1. **Dr. Khawaja Saif ur Rehman**
   Lecturer, Cholistan University of Veterinary & Animal Sciences, Bahawalpur.
   mkhawajasaifurrehman@cvuas.edu.pk

2. **Dr. Tanveer Akhtar**
   Lecturer, Cholistan University of Veterinary & Animal Sciences, Bahawalpur.
   tanveerakhtar@cvuas.edu.pk

3. **Dr. Samina Anjum**
   Lecturer, Cholistan University of Veterinary & Animal Sciences, Bahawalpur.
   saminaanjum@cvuas.edu.pk

Abstract

The concept of human milk banking has garnered increasing attention as a public health initiative aimed at addressing infant malnutrition, improving neonatal outcomes, and supporting mothers unable to breastfeed. However, its implementation in Muslim-majority societies raises significant ethical and legal questions rooted in Islamic *Sharīʻah*. This study explores the compatibility of milk banking with Islamic jurisprudence, focusing on the principles of *raḍāʿah* (milk kinship) and its implications for lineage and familial relationships. Employing a multidisciplinary approach, the research examines classical Islamic texts, contemporary *fatāwā* (religious verdicts), and modern medical practices related to milk banking. The findings highlight a spectrum of scholarly opinions, from outright prohibition due to concerns over lineage ambiguity to conditional permissibility based on necessity and strict regulation of donor identity. The study also addresses potential frameworks for implementing mother milk banks in compliance with Islamic principles, such as maintaining accurate records of milk donors and recipients. By balancing public health benefits with Islamic ethical concerns, this research aims to provide a comprehensive understanding of how milk banking can be contextualized and adapted within Muslim communities. The conclusions offer practical guidelines for policymakers, healthcare providers, and religious authorities seeking to harmonize modern healthcare practices with Islamic values.

Keywords: *Human, Milk-Bank, Sharīʻah, Raḍāʿah, Healthcare.*

تعارف

انسانی دودھ کے بینک سے مراد ماؤں کے دودھ کا بینک یعنی مدر ملک بینک ہے۔ مختلف خواتین کا دودھ اکٹھا کر کے ضرورت مند بچوں کی اس سے فیڈنگ کرنا مدر ملک بینک کہلاتا ہے۔ دنیا میں پہلا مدر ملک بینک 1960ء سے 1970ء کے درمیان وجود میں آیا۔ وطنِ عزیز پاکستان کا شمار ان ممالک میں ہوتا ہے جہاں اقوام متحدہ کے اعداد و شمار کے مطابق ایک ہزار نومولود بچوں میں سے 54 بچے فوت ہو جاتے ہیں اور پاکستان نے یہ شرح 12 بچوں تک لانے کا وعدہ کیا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق ان تمام بچوں کو خصوصی طور پر 6 ماہ تک ماں کا دودھ پلایا جانا ضروری ہے تاکہ ان کی جان بچائی جا سکے۔ اس صورت حال کے پیش نظر پاکستان کے

صوبہ سندھ میں جون 2024ء کے پہلے ہفتہ میں اقوام متحدہ کے ادارہ یونیسف کے تعاون سے پہلے انسانی ملک بینک کا افتتاح کیا گیا اور اس بینک کا افتتاح محکمہ صحت سندھ کی سربراہ ڈاکٹر عذرا نے کیا۔ اس منصوبہ کا مرکزی خیال سندھ انسٹی ٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر جمال رضا نے پیش کیا تھا۔

اس بینک کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ وہ بچے جو قبل از وقت پیدا ہوتے ہیں ان کی ماؤں کا دودھ اتنی مقدار میں نہیں ہوتا کہ ان کی غذائی ضرورت کو پورا کر سکے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ان خواتین کا ریکارڈ اس بچے کے والدین سے شئیر کیا جائے گا جو اپنا دودھ عطیہ کرنا چاہیں گی اور اس میں یہ بھی کہا گیا کہ کوئی عورت بچے کو براہ راست چھاتی سے دودھ نہیں پلائے گی۔ عطیہ کیا جانے والا دودھ بیکٹیریا سے پاک کر کے فریز کیا جائے گا اور پھر ان بچوں کو ٹیوب یا سرنج کی مدد سے دودھ پلایا جائے گا اور باقاعدہ اس بینک کے عملہ کو تربیت کے لیے ایران بھیجا جانا تھا کیونکہ وہاں ایسے کئی بینک کام کر رہے ہیں۔

مختلف ممالک میں انسانی دودھ کے بینکوں کا قیام اور تعداد

ترکی میں 2013ء میں ازمیر میں ہیومن ملک بینک قائم کیا گیا جس کی منظوری وہاں کی مذہبی اتھارٹی نے دی۔ ملائشیا جو کہ اکثریتی آبادی والا مسلم ملک ہے اس میں بھی ہیومن ملک بینک کامیابی سے کام کر رہا ہے۔ ایران میں 2022ء سے 20 کے قریب بریسٹ ملک بینک کام کر رہے ہیں۔ بنگلہ دیش میں 2019ء میں ہیومن ملک بینک قائم کیا گیا تھا لیکن مذہبی جماعتوں کے احتجاج کی وجہ سے ایک ماہ کے اندر ہی بند کر دیا گیا۔

امریکہ اور یورپ میں بھی ہیومن ملک بینک موجود ہیں۔ تاہم امریکی اکیڈمی آف پیڈیاٹرک کے ایک تحقیقی مقالے کے مطابق مسلم خاندان عطیہ دہندگان کی گمنامی اور کثرت کے پیش نظر انسانی دودھ کے بینکوں سے دودھ استعمال نہیں کرتے کیونکہ اسلام میں دودھ کی رشتہ داری نسبی رشتہ داری کی طرح ہے۔ اس کے علاوہ عالمی سطح پر "ہیومن ملک فار ہیومن بیبیز" کے نام سے فیس بک پر پیج بھی ہے جو دودھ دینے اور لینے والے دونوں فریقین کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہے اور دنیا کے 52 ممالک میں موجود ہے۔

ماں کے دودھ کی غذائی اہمیت

سندھ انسٹیٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ اینڈ نیوناٹولوجی کے سربراہ پروفیسر جمال رضا کہتے ہیں کہ جن بچوں کی پیدائش قبل از وقت یعنی ساتویں مہینے میں ہوتی ہے، ان کے لیے ماں کے دودھ کی ضرورت ہوتی ہے اور انہیں فارمولا دودھ نہیں دیا جاسکتا کیونکہ ان بچوں میں انفیکشن ہونے کے زیادہ خطرات ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انسانی دودھ ایک آسانی سے ہضم ہونے والی خوراک ہونے کے علاوہ بچے کے جسم کی تمام ضروریات کو پورا کرتا ہے، انسانی دودھ میں ایسے اینٹی باڈیز اور خلیات ہوتے ہیں جو مدافعتی نظام کو مضبوط کرتے ہیں۔ کوئی فارمولہ دودھ اس طرح اینٹی باڈیز اور مدافعتی خلیات پر مشتمل نہیں ہوتا۔[1]

اس پس منظر کے بعد آئندہ سطور میں اسلامی نقطہ نظر سے اس مسئلہ کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ کسی خاتون کا بچے کو دودھ پلانا فقہِ اسلامی میں رضاعت کہلاتا ہے جس کے مخصوص احکام شرع میں وارد ہیں۔ ذیل میں رضاعت کا مفہوم اور ضروری مباحث پیش کی جاتی ہیں۔

رضاعت

بچے کا کسی عورت کا دودھ پینا اور عورت کا اس کو پلانا رضاعت کہلاتا ہے۔ اسلام نے جس طرح نسبی رشتوں کو حرام قرار دیا

ہے اسی طرح رضاعی رشتوں کو بھی حرام قرار دیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ۔ [2]

حرام ہوئی ہیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری رضاعی بہنیں۔

یعنی کسی بچے نے حقیقی یا رضاعی ماں کا دودھ پیا ہو اگرچہ مختلف اوقات میں ہو تب بھی رضاعت ثابت ہو جائے گی۔ حرمت رضاعت محرمات ابدیہ میں سے ہے کہ کسی صورت بھی ان کے درمیان نکاح نہیں ہو سکتا۔

رضاعت کا ثبوت اور احکام

مذکورہ آیت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جو بچہ کسی عورت کا دودھ پیے تو ان کے مابین حرمتِ رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس قدر دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے؟ تو اس سلسلے میں فقہاء کا کہنا یہی ہے کہ دودھ تھوڑا پیے یا زیادہ ،ایک دفعہ پیے یا زیادہ مرتبہ، ہر صورت میں حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی۔ البتہ حرمت کے ثبوت کے حوالے سے دودھ پینے کا زمانہ اہم اور قابلِ توجہ ہے۔ حرمت رضاعت کے ثبوت کے لیے دودھ ،مدتِ رضاعت کے اندر اندر پینا شرط ہے۔ یہ مدت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اڑھائی سال تک ہے۔ ان کی دلیل یہ آیت ہے:

وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا [3]

اور اس کا حمل اور دودھ چھڑانے کا دورانیہ تیس ماہ ہے۔

امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک یہ مدت دو سال ہے۔ ان کی دلیل یہ آیت ہے:

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ [4]

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں، (یہ حکم) اس کے لئے (ہے) جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہے اور بچے کے باپ پر رواج کے مطابق عورتوں کے کھانے اور پہننے کی ذمہ داری ہے۔ کسی جان پر اتنا ہی بوجھ رکھا جائے گا جتنی اس کی طاقت ہو۔ ماں کو اس کی اولاد کی وجہ سے تکلیف نہ دی جائے اور نہ باپ کو اس کی اولاد کی وجہ تکلیف دی جائے اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی (حکم) ہے پھر اگر ماں باپ دونوں آپس کی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ (دوسری عورتوں سے) اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو بھی تم پر کوئی مضائقہ نہیں۔

اسی پر امام محمدؒ کا فتویٰ ہے۔ اگر کسی لڑکے یا لڑکی نے اس کے بعد دودھ پی لیا تو حرمت رضاعت ثابت نہیں ہو گی۔ حرمت ثابت ہونے کے نتیجے میں جن نسبی رشتوں سے نکاح حرام ہو جاتا ہے رضاعت سے بھی وہ حرام ہو جاتے ہیں۔[5] اس کی دلیل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے:

دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدِي رَجُلٌ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ مَنْ هَذَا ؟قُلْتُ: أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، قَالَ: يَا

عَائِشَةُ، انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ، فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ المَجَاعَةِ۔[6]

نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے، اور اس وقت میرے پاس ایک شخص موجود تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ کون ہے "میں نے عرض کیا: یہ میرا رضاعی بھائی ہے" آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! دھیان رکھو کہ تم اپنے رضاعی بھائیوں کے بارے میں کس کو شمار کرتی ہو، کیونکہ رضاعت صرف اس وقت معتبر ہے جب یہ بھوک (یعنی بچپن میں دودھ پلانے) کی وجہ سے ہو۔

اس روایت سے دو امور مستفاد ہوتے ہیں:

- حرمت رضاعت کا تحقق مدتِ رضاعت کے اندر دودھ پینے سے ہوتا ہے۔ روایت میں "انما الرضاعة من المجاعة" کے الفاظ اس پر دلالت کرتے ہیں۔
- حرمت متحقق ہونے کے نسبی رشتوں کی مانند ان سے نکاح حرام ہو جاتا ہے اور پردہ کی پابندی نہیں رہتی۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا اپنے رضاعی بھائی سے پردہ نہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے۔

یہی بات ایک اور روایت سے بھی معلوم ہوتی ہے جس کے راوی ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔ روایت کے الفاظ ہیں کہ:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي بِنْتِ حَمْزَةَ: لاَ تَحِلُّ لِي، يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ، هِيَ بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ[7]

آپ ﷺ کو جب حضرت حمزہؓ کی بیٹی سے شادی کرنے کا کہا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے لیے حلال نہیں کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

آیت سے متحقق ہے کہ رضاعی رشتوں سے نکاح حرام ہے۔ اسی طرح روایات میں آتا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک رضاعی چچا افلح نامی ان سے ملنے آئے۔ اجازت مانگنے پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے پردہ کیا۔ بعد ازاں جب یہ بات آپ ﷺ کو بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

لا تحتجبي منه، فإنه يحرم من الرضاعة ما يحرم من النسب[8]

اس سے پردہ نہ کرو۔ بیشک رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے ہوتے ہیں۔

اسی طرح عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بھی یہ کہنا ہے کہ رضاعت اسی عمر تک متحقق ہو سکتی ہے جس میں دودھ بچے ہڈیوں کو مضبوط اور گوشت کو بڑھائے یعنی اس کی جسمانی نشو و نما کی عمر تک۔[9] یہ وہی دودھ پینے کا زمانہ ہوتا ہے کہ جس میں دودھ پینے سے جسم کی نشو و نما ہوتی ہے۔ ان نصوص اور آثار سے مستفاد ہے کہ حرمتِ رضاعت کا تحقق مدتِ رضاعت کے اندر اندر دودھ پینے سے ہوتا ہے نہ کہ اس کے بعد۔ انسانی دودھ کے بینک کے حوالے سے سب سے بڑی دشواری یہی ہے کہ ان کے نتیجے میں حرمتِ رضاعت کا تحقق اور رضاعی رشتوں کی پہچان کیسے ہو گی؟ یہی وجہ ہے کہ انسانی دودھ کے بینک کے قیام کے حوالے سے دو مختلف فتاویٰ دیے گئے۔ ذیل میں ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

انسانی دودھ کے بینک کا قیام: مشروط اجازت کا فتویٰ

انسانی دودھ کے بینک کے قیام کا فتویٰ چند شرائط کے ساتھ دار العلوم کراچی کے مفتیان کرام نے 2017ء میں دیا تھا اور جس پر مفتی تقی عثمانی صاحب کے دستخط نہیں تھے۔[10] وہ شرائط یہ تھیں کہ جن ماؤں کا دودھ بچوں کو پلایا جائے گا ان کا ریکارڈ بھی رکھا جائے گا تاکہ والدین کو معلوم ہو کہ کس عورت نے ہمارے بچے کو دودھ پلایا ہے۔ نیز مسلمان بچوں کو صرف مسلمان عورتوں کا دودھ

پلایا جائے گا کیونکہ دودھ کا اثر ہوتا ہے۔ اس میں یہ بھی کہا گیا کہ ان بچوں کو یہ دودھ بغیر کسی معاوضہ کے پلایا جائے گا۔ اسی طرح یہ بھی شرط تھی کہ دودھ صرف 34 ہفتوں سے کم عمر کے بچوں کو پلایا جائے گا۔ جن کی ماؤں کے پاس اتنا دودھ نہیں کہ وہ اپنے بچے کو پلا سکیں۔[11]

انسانی دودھ کے بینک کا قیام: عدم جواز کا فتویٰ

پہلے مشروط اجازت کے فتویٰ کے بعد دار العلوم کراچی کے علماء نے انسانی دودھ کے بینک کے فتویٰ پر نظر ثانی کرتے ہوئے اس کو ناجائز قرار دیا کیونکہ اس کے حوالہ سے حرمت رضاعت کے سنگین قسم کے مسائل پیش آسکتے ہیں اور انسانی دودھ کی تجارت بھی شروع ہو سکتی ہے جو کہ شریعت کے خلاف ہے۔[12] اس امر کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ اس کے خلاف مجمع الفقہ الاسلامی سعودی عرب نے بھی قرار داد پیش کی۔ معلوم ہوا کہ انسانی دودھ کے بینک کے قیام کے حوالے سے دو مختلف آراء جواز وعدم جواز کی، موجود ہیں۔

انسانی دودھ کے بینک کے فوائد و مثبت پہلو

انسانی دودھ کے بینک کے درج ذیل مثبت پہلو اور فوائد ہیں:

- ایسا بچہ جس کی ماں پیدائش کے وقت فوت ہو گئی ہو، اس کی جان انسانی دودھ سے ہی بچ سکتی ہو تو اسے فوراً ملک بینک سے دودھ پلا کر جان بچائی جاسکتی ہے۔ اس اعتبار سے ملک بینک کا ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے۔
- سات ماہ بعد پیدا ہونے والے بچے کے لیے بسا اوقات ماں کا دودھ ناکافی ہوتا ہے کیونکہ یہ قبل از وقت ولادت ہوتی ہے۔ ایسے بچے کی زندگی بچانے کے لیے بھی ہیومن ملک ہونا ضروری ہے اور وہ فوری طور پر ملک بینک سے ہی مہیا ہو سکتا ہے۔
- ایسا بچہ جس کے لیے حقیقی ماں کا دودھ کسی بیماری کی وجہ سے مضر صحت ہو تو اس ماں کا دودھ بچہ کے لیے خطرہ سے خالی نہیں۔ اس کی زندگی بچانے کے لیے انسانی دودھ ہی ناگزیر ہے جو ملک بینک سے حاصل ہو سکتا ہے۔
- عمر کے اس حصے میں جب بچے کے لیے ماں کا دودھ ہی ضروری اور ماں کا دودھ بوجوہ موجود و میسر نہ ہو تو ملک بینک ہی اس ضرورت کو پورا کر سکتا ہے۔

انسانی دودھ کے بینک کے نقصانات اور منفی پہلو

انسانی دودھ کے بینک کے درج ذیل نقصانات اور منفی پہلو سامنے آتے ہیں:

- ملک بینک میں مختلف خواتین کا دودھ مخلوط طور پر جمع ہوتا ہے۔ بغیر تمیز دودھ پلائے جانے پر تمام خواتین سے اس کی حرمت ثابت ہو گی۔ اس مشکل سے بچنے کے لیے ہر عورت کا ریکارڈ رکھنا پڑے گا اور دونوں خاندانوں کو آگاہ کیا جائے گا یعنی بچہ کے اہل خانہ اور دودھ پلانے والیوں کو۔ یہ بہت پیچیدہ مسئلہ ہے۔
- انسانی دودھ کی خرید و فروخت شروع ہو جائے گی، جو کہ شرفِ انسانیت کے خلاف ہے۔ غریب خواتین اپنا دودھ بیچیں گی حتیٰ کہ بعض خواتین تو اپنے بچے سے دودھ بچا کر فروخت کریں گی، جو کہ ناجائز ہے۔ اللہ نے انسان کے ہر عضو کو محترم بنایا ان کی خرید و فروخت احترام کے منافی ہے۔
- شکوک و شبہات پیدا ہوں گے اور حرمت کا دائرہ بہت وسیع ہو جائے گا۔ نکاح کرتے وقت شکوک و شبہات ہوں گے۔ شرع میں شک و شبہ سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ روایت ہے کہ:

دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لاَ يَرِيبُكَ۔[13]

جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دے۔

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی۔ ان کے درمیان بہت سے امور مشتبہ ہیں جنہیں اکثر لوگ نہیں جانتے۔ سو جس نے اپنے آپ کو ان مشتبہات سے بچالیا تو گویا کہ اس نے اپنے دین اور عزت کو بچالیا۔[14]

معلوم ہوا کہ مشتبہ امور سے بچنا ضروری ہے۔

- بچے اور اور اس کی رضاعی ماں کے درمیان وہ انسیت پیدا نہیں ہو سکتی جو براہ راست چھاتی سے دودھ پلانے سے ہوتی ہے۔

مجوزہ حل

اس امر کے انکار کی بالکل گنجائش نہیں کہ بچے کی دودھ کی ضرورت کو پورا کرنے کا سب سے بہتر اور ہمہ قسم کے شکوک وشبہات سے پاک حل یہی ہے کہ بچے کو براہِ راست کسی خاتون سے دودھ پلوایا جائے تاکہ کسی قسم کے رضاعت کے پیچیدہ مسائل پیدا نہ ہوں۔ تاہم چونکہ انسانی دودھ کے بینکوں کا قیام عمل میں آچکا اور اس کا رواج چل پڑا ہے اس لیے ان کا کوئی بہتر حل فراہم کرنا بھی ضروری ہے۔ فقہِ اسلامی میں رضاعت اور اس کے احکام اور انسانی دودھ کے مثبت و منفی پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے ان بینکوں کے قیام کے سلسلے میں جو قابلِ عمل حل نظر آتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کا قیام صرف اس بچے کے لیے ہو جو اس آیت کے تحت آتا ہو:

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ[15]

اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور حرام کئے ہیں جس کے ذبح کے وقت غیرُ اللہ کا نام بلند کیا گیا تو جو مجبور ہو جائے حالانکہ وہ نہ خواہش رکھنے والا ہو اور نہ ضرورت سے آگے بڑھنے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

یعنی عام حالات میں اس کی اجازت نہیں تاہم مخصوص حالات میں اس کا قیام عمل میں لایا جاسکتا ہے۔ البتہ اس کے لیے ان تمام شرائط کا خیال رکھنا ضروری ہو گا جو ماقبل میں بیان کی گئیں۔ جو شخص مجبور ہو، لذت حاصل کرنے والا اور حد سے تجاوز کرنے والا یعنی ضرورت سے زائد کھانے والا بھی نہ ہو تو بیشک اللہ بخشنے اور رحم کرنے والا ہے۔ ایسا بچہ جس کی جان ضائع ہونے کا خطرہ ہو اور انسانی دودھ کے سوا کوئی اور چیز اس کی زندگی کو نہ بچاسکتی ہو تو ایسے بچے کو اتنی مقدار میں اور اتنا عرصہ دودھ پلایا جائے گا کہ اس بچے کی جان بچ جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ دودھ پینے اور پلانے والی خواتین کا ریکارڈ بھی رکھا جائے اور دونوں کو شئیر بھی کیا جائے۔ ان خاندانوں کا آپس میں مکمل تعارف کرایا جائے تاکہ بعد میں حرمت رضاعت کے پیچیدہ مسائل سے بچا جا سکے۔

اس کا دوسرا حل یہ ہے کہ ہر دودھ عطیہ کرنے والی عورت کا دودھ علیحدہ سے محفوظ کیا جائے اور پھر کوشش کی جائے کہ ایک بچے کو کم سے کم عورتوں کا دودھ پلایا جائے تاکہ رضاعی اولاد و والدین کی آپس میں پہچان اور شناخت ہو سکے۔ اس طرح بعد میں پیش آنے والے حرمت رضاعت کے مسائل سے بچا جاسکتا ہے۔

حاصل بحث

کسی خاتون کا بچے کو دودھ پلانا فقہِ اسلامی میں رضاعت کہلاتا ہے جس کے مخصوص احکام شرع میں وارد ہیں۔ بچے کی دودھ کی ضرورت کو پورا کرنے کا سب سے بہتر اور ہمہ قسم کے شکوک وشبہات سے پاک حل یہی ہے کہ بچے کو براہِ راست کسی خاتون سے دودھ پلوایا جائے تاکہ کسی قسم کے رضاعت کے پیچیدہ مسائل پیدا نہ ہوں۔ تاہم ملک بینک کا قیام صرف اضطراری حالت میں موجود

بچوں کے لیے ہونا چاہیے تاکہ ان کی زندگی کو بچایا جاسکے۔ عام حالات میں بچے کو اس سے فیڈنگ کرانا جائز نہیں ہونا چاہیے۔ اس کی وجہ سے حرمت یعنی محرمات کا دائرہ وسیع ہو جاتا ہے اور نکاح کے حوالے سے شکوک وشبہات پیدا ہوتے ہیں۔

حوالہ جات وحواشی

1 http://bbc.com/urdu/articles/ , Retrived on 25 June, 2024.

2 سورۃ النساء4:24۔

3 سورۃ الاحقاف46:15۔

4 سورۃ البقرۃ2:233۔

5 عثمانی، مفتی محمد شفیع، **معارف القرآن**، (کراچی: مکتبۃ المعارف، 2011ء)، 2/395۔

6 البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، (مصر: دار طوق النجاۃ، 1422ھ)، باب الشھادۃ علی الانساب والرضاع، رقم الحدیث: 2647۔

7 ایضاً: رقم الحدیث2645۔

8 مسلم، ابوالحسین ابن الحجاج القشیری، **صحیح مسلم**، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1999ء)، کتاب الرضاع، باب تحریم الرضاعۃ من ماء الفحل، رقم الحدیث: 1445۔

9 ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، **السنن**، (بیروت: المکتبۃ العصریۃ، 1995ء)، کتاب النکاح، باب فی رضاعۃ الکبیر، رقم الحدیث: 2059۔

10 http://www.urduvoa.com , Retrived on 26 June, 2024.

11 http://bbc.com/urdu/articles/ , Retrived on 25 June, 2024.

12 http://www.urduvoa.com , Retrived on 26 June, 2024.

13 الترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، **سنن الترمذی**، (بیروت: دارالغرب الاسلامی، 1998ء)، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع عن رسول اللہ ﷺ، باب 60، رقم الحدیث: 1946۔

14 مسلم، **صحیح مسلم**، کتاب المساقاۃ، باب اخذ الحلال و ترک الشبھات، رقم الحدیث: 1599۔

15 سورۃ النحل16:115۔